السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورۃ السجدہ'' (۳۲ : ۱۱) میں 'مَلَکُ الْمَوْتِ' کا ذکر ہے، اسی طرح ''مسند احمد'' میں حدیث براء اور ''صحیح مسلم'' میں فضائل موسیٰ علیہ السلام میں بھی 'مَلَک' کا تذکرہ ہے۔ بعض مفسرین نے ان کا نام عزرائیل نقل کیا ہے۔ کیا'' (صحیح حدیث سے ملک الموت کا نام ''عزرائیل'' ثابت ہے؟ یا صرف ملک الموت ہی کہنا چاہیے؟ (محمد صدیق، ملتان) (۱ فروری ۲۰۰۲ء

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ملک الموت'' کا نام صحیح مرفوع متصل حدیث سے عزرائیل ثابت نہیں۔ البتہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ''تفسیر القرآن العظیم'' (۳/۵۹۹) میں فرماتے ہیں'' :

'اَلظَّاہِرُ مِن ہٰذِہِ الآیَةِ اَنَّ مَلَکَ الْمَوْتِ شَخْصٌ مُعَیَّنٌ مِنَ الْمَلَائِکَةِ، کَمَا ہُوَ الْمُتَبَادِرُ مِن حَدِیثِ الْبَرَاءِ الْمُتَقَدِّمِ ذِکْرُہُ فِی سُورَةِ إِبْرَاہِیمَ، وَقَدْ سُمِّیَ فِی بَعْضِ الْآثَارِ بِعِزْرَائِیلَ وَہُوَ الْمَشْہُورُ، قَالَہُ قَتَادَةُ وَغَیْرُ وَاحِدٍ وَلَہٗ أَعْوَانٌ۔ '

اس آیت سے ظاہر ہے کہ ملک الموت فرشتوں میں سے کسی معین شخص کا نام ہے۔ جس طرح کہ حدیث براء سے متبادر (ظاہر) ہے، جو ''سورۂ ابراہیم'' میں گزر چکی ہے۔ تاہم بعض آثار میں اس کا نام عزرائیل مشہور ہے جس'' طرح کہ قتادہ اور دیگر کئی ایک اہل علم نے بیان کیا ہے اور اس قول کے معاون مؤید بھی ہیں۔''

وَلَہٗ اَعْوَانٌ (**تصحیح واعتذار**) ... ''الاعتصام'' کی گزشتہ اشاعت (۱تا۷ فروری ۲۰۰۲ء) کے ''احکام ومسائل'' کے کالم میں صفحہ ۸ پر سوال نمبر ۲ کے جواب میں ''وَلَہٗ اَعْوَانٌ'' کا ترجمہ ''اور اس قول کے معاون ومؤید بھی ہیں۔'' شائع ہوا ہے جو غلط ہے اور یہ غلطی ان سطور کے راقم کے فہمِ غلط کا نتیجہ ہے۔ استاذ گرامی حضرت مفتی صاحب نے اس کا ترجمہ یوں کیا تھا'' اور اس کے معاون بھی ہیں۔ ''یعنی اس فرشتے (ملک الموت) کے مددگار بھی ہیں۔ یہی بعد (والا ترجمہ صحیح ہے، قارئین اپنے اپنے نسخوں میں تصحیح فرمالیں۔ (حافظ عبدالوحید

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

**جلد:3، متفرقات: صفحہ:576**

**محدث فتویٰ**